اب بھی وقت ہے!

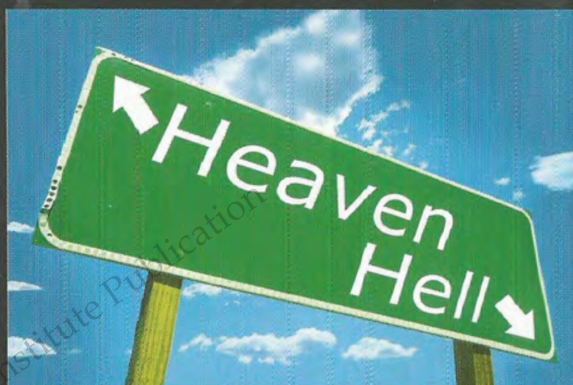

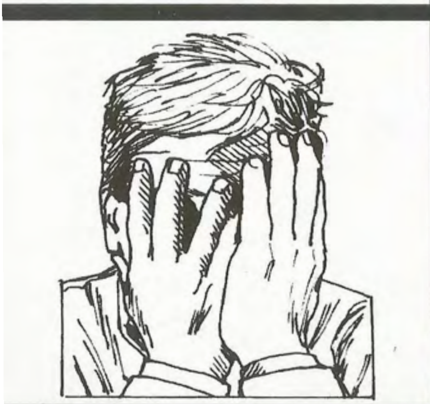

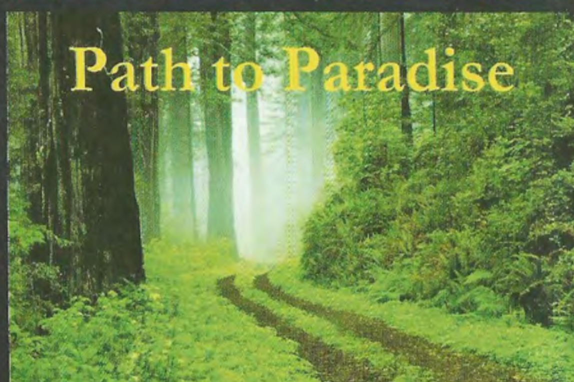

Al-Ilm Institute Publication

صفحہ نمبر	فہرستِ مضامین	نمبر شمار
3	ابتدائی حدیث (ترمذی)	1
4	ابتدائیہ	2
7	تعارف	3
10	آخرت کے خوف کو بے اثر کرنے والے دو بڑے عوامل	4
23	مجرموں کے پچھتاوے (قرآنی آیات کی روشنی میں)	5
34	نیک لوگوں کی آخرت کے دن کی طمانیت (قرآنی آیات کی روشنی میں)	6
40	اچھے اور برے عمل کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ کی ہدایتیں	7
46	عمل نہ کرنے والوں کا آخرت میں انجام (احادیث کی روشنی میں)	8
51	نیک اعمال کرنے والوں کے لئے آخرت کی خوشخبریاں (احادیث کی روشنی میں)	9
58	استغفار کی اہمیت وفضیلت	10
61	آخرت میں رسوائی سے بچنے اور اچھے انجام کے لئے معاون مسنون دعائیں	11

Al-Ilm Institute Publication

نمبر شمار	فہرستِ مضامین	صفحہ نمبر
12	قیامت کے دن حسرتوں سے بچنے کا ایک حل	63
13	اللہ تیرا شکر ہے! میرے پاس اب بھی وقت ہے	64
14	LAST BREATH	67
15	اردو انگریزی کتابچوں کی معلومات	69
16	’العلم‘ کے قرآن کورسز کی معلومات	70

Al-Ilm Institute Publication

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی مرے گا اس کو (مرنے کے بعد اپنی زندگی پر) ندامت اور پشیمانی ضرور ہوگی۔'' عرض کیا گیا: ''یا رسول اللہ ﷺ اس کو ندامت کیوں ہوگی؟ اور اس کا سبب کیا ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ مرنے والا نیکوکار ہوگا تو اس کو اس کی ندامت اور حسرت ہوگی کہ اس نے نیکی میں زیادہ ترقی کیوں نہ کی (اور جو نیکیاں کما کر لایا ہے اس سے زیادہ کیوں نہ لایا) اور اگر گناہگار ہوگا تو اس کو اس کی ندامت اور حسرت ہوگی کہ وہ گناہ سے باز کیوں نہ آیا۔'' (ترمذی)

Al-Ilm Institute Publication

ابتدائیہ

''کاش! میں نے یہ نہ کیا ہوتا۔'' یہ ایک ایسا جملہ ہے جسے ہم سب نے اپنی زندگی میں ایک دفعہ نہیں کئی بار استعمال کیا ہوگا اور اس جملے کے اندر جو دکھ اور پچھتاوے کا عنصر پنہاں ہے اس کی تکلیف بھی ہم بہت اچھی طرح محسوس کر سکتے ہیں۔ ایسے میں ہمیں ضرور خیال آتا ہے کہ کاش! کسی نے پہلے بتا دیا ہوتا یا کسی نے مجھے اس کام سے روک دیا ہوتا۔ اس وقت ہمیں شدت سے کسی مخلص دوست یا ساتھی کی کمی محسوس ہو رہی ہوتی ہے۔

پھر ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ زندگی کے یہ لمحات، کہ جب انسان اپنے ماضی میں کیئے ہوئے کسی کام پر پچھتاتا ہے، دو طرح سے اس کی زندگی میں آتے ہیں۔ ایک تو اس طرح کہ چلو غلطی تو ہوگئی مگر اب اس غلطی ہی سے سبق حاصل کر کے آگے کے لئے راہ ہموار کر لی جائے، یا جو نقصان ہوا اس کا ازالہ کر لیا جائے کیونکہ ابھی وقت بھی ہے اور ہمت بھی۔ دوسرے اس طرح سے کہ جو نقصان یا غلطی ہوئی اس کا ازالہ ممکن ہی نہیں کیونکہ یا تو اس کے پاس اب وقت نہیں ہے یا پھر ہمت نے ہی جواب دے دیا ہو یا دونوں ہی کا فقدان ہو۔ یہ دوسری طرح کا پچھتاوا نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

اسی طرح کے ایک پچھتاوے کا ذکر ہمیں قرآن میں بھی ملتا ہے، جو کہ آخرت میں ان لوگوں کو ہوگا جنہوں نے اس دن کے آنے میں یا تو یقین نہ کیا ہوگا یا پھر شک وشبہ میں مبتلا رہے یا پھر آخرت کے دن کو اتنی اہمیت نہ دی اور غفلت ہی میں پڑے رہے۔

یہ ہمارے رب کا ہم پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے کسی مخلص دوست سے بھی بڑھ کر ہمارے ساتھ

Al-Ilm Institute Publication

خیرخواہی کا معاملہ کیا اور ہمیں آخرت کے ان مشکل لمحات سے اس طرح آگاہ کیا جیسے واقعی وہ آج ہمارے ساتھ پیش آرہے ہوں۔ وہ ہمارا رب ہم پر اتنا مہربان ہے کہ اس نے ہماری آنے والی زندگی کے بارے میں سب کچھ کھول کھول کر واضح کردیا۔ آخرت میں پیش آنے والے تمام حالات، باعمل لوگوں کی جزا، بے عمل لوگوں کی سزا، ہر چیز سے تو اس نے ہمیں خبردار کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں اس بات کو بیان فرمایا کہ:

”.... اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیرخواہ ہے۔“

(سورۂ آل عمران:30)

اللہ چاہتا ہے کہ ہم اس دن کے پچھتاوے کو آج ہی محسوس کرلیں اور اپنے آپ کو ان اعمال سے دور کرلیں جن کی وجہ سے آخرت میں شرمندگی اور ذلت اٹھانی پڑے گی۔ آج ہمارے پاس مہلت بھی ہے، ہمت بھی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے رب کی نصیحتوں سے بھری کتاب یعنی قرآن بھی۔ اب یہ ہماری کوتاہی ہوگی کہ ہم اللہ کی نصیحتوں کو نہ تو جاننے کی کوشش کریں اور نہ ہی اس پر عمل۔ ہماری غفلت کا تو یہ حال ہے کہ اس قرآن کو جو ہمیں خبردار کرنے آیا ہے، کھول کر دیکھنے تک کا وقت نہیں۔ جبکہ اللہ نے قرآن میں فرمایا:

”یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے نبی ﷺ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل وفکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔“

(سورۂ ص:29)

لہٰذا اسی سوچ نے ہمیں قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔ ہم نے اس کتابچے میں کوشش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ان آیات اور احادیث کو اکٹھا کردیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہم انسانوں ہی کے کہے جانے

Al-Ilm Institute Publications

والے ان جملوں کو بیان فرمایا ہے جو آخرت کے دن یا تو حسرت و یاس میں کہے جائیں گے یا پھر سکون اور طمانیت میں ڈوب کر۔ تاکہ ان جملوں کو پڑھ کر ہم اپنے بارے میں صحیح فیصلہ کر سکیں کہ ہم کن لوگوں میں شامل ہیں۔ اُن میں جن کے نامۂ اعمال ان کے سیدھے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ اپنے باعمل ہونے پر خوش ہوں گے کہ اچھا ہوا ہم نے قرآن کی نصیحتوں کو اہمیت دی اور دنیاوی زندگی میں زیادہ دل نہ لگایا۔ یا پھر اُن میں، جن کے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں پیچھے سے پکڑائے جائیں گے جو کہ وہ لینا نہ چاہیں گے کیونکہ انہیں اس وقت احساس ہوگا کہ ''یہ ہم دنیا میں کیا کرتے رہے؟'' واپس لوٹنا چاہیں گے کہ ایک موقع اور دے دیا جائے تاکہ وہ بھی مومنین میں شامل ہو جائیں مگر ''بہت دیر ہو چکی ہوگی۔''

لیکن! الحمدللہ! ابھی ہمارے پاس وقت ہے۔ ہمیں اس وقت سے فائدہ اٹھانا ہے۔ ہمیں اپنی زندگیوں پر سے غفلت اور لاعلمی کے پردے ہٹانے ہوں گے۔ لہٰذا آیئے! ہم آخرت کی تیاری کی فکر کریں، اس سے پہلے کہ دی ہوئی مہلت پوری ہو جائے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس گھڑی اس بے وفا دنیا کو چھوڑ کر جانا پڑے اور وہاں سوائے حسرت اور رسوائی کے ہمارے پاس کچھ نہ ہو۔ یاد رکھیے! آخرت کی تیاری ہی دراصل تابناک اور خوبصورت مستقبل کی ضمانت ہے۔

Al-Ilm Institute Publication

اللہ سے دعا ہے کہ اس کتابچے کو پڑھ کر ہم سب کے اندر سوچ اور فہم کا ایک ایسا دیا جل جائے جو نہ صرف ہمارے دلوں کو منور کرے بلکہ دوسروں کے لئے بھی چراغِ راہ کا کام کرے تاکہ ہم سب جب اللہ کے حضور حاضر ہوں تو دکھ اور پچھتاوے کے ساتھ نہیں بلکہ شادمانی و مسرت کے ساتھ حاضر ہوں۔ (آمین)

تعارف

آخرت کا انکار

یَوۡمَ تَجِدُ کُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَیۡرٍ مُّحۡضَرًا ۚۖۛ وَّمَا عَمِلَتۡ مِنۡ سُوۡٓءٍ ۚ.....○

ترجمہ: ”وہ دن آنے والا ہے جب ہر نفس اپنے کیۓ کا پھل حاضر پاۓ گا، خواہ اس نے بھلائی کی ہو یا برائی.....“ (سورۃ آل عمران: 30)

Al Ilm Institute Publication

اس آیت کے اندر ایک ایسی حقیقت ہے جس سے اللہ تعالٰی نے اپنی تمام امتوں کو آگاہ کیا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس حقیقت سے ہر دور میں نظریں چرائی گئیں۔ کسی نے اسے ” اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ (پچھلوں کی کہانیاں)“ کہہ کر جان چھڑائی تو کسی نے اس دن کے آنے پر شکوک وشبہات پھیلا کر کہ ”ایک دفعہ مٹی میں مل جانے کے بعد ہم کیسے دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں؟“ ان ہی باتوں کو قرآن نے بے شمار مقامات پر بیان فرمایا کہ کس طرح پچھلے لوگوں نے آخرت کے دن کو جھٹلا کر اپنے بے عمل ہونے کی راہ ہموار کی۔

قرآن میں ایک جگہ بیان ہوتا ہے:

”یہ کہتے ہیں کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہم کو پھر زندہ کر کے اٹھایا جاۓ گا؟ ہم نے بھی یہ وعدے بہت سنے ہیں اور ہم سے پہلے ہمارے

باپ دادا بھی سنتے رہے ہیں۔ یہ محض پچھلوں کی کہانیاں ہیں"۔ (سورۃ المؤمنون:82,83)

اسی سورت میں ایک اور جگہ بیان ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں:

"زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے کہ اس میں ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم پھر نہیں اٹھائے جائیں گے۔" (سورۃ المؤمنون:37)

انکار کی بھی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ ایک زبانی انکار (جیسا کہ پچھلی قوموں نے کیا) اور دوسرے عملی انکار۔ عملی انکار کیا ہوتا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ انسان اپنے عمل سے بتادے کہ فلاں بات اس کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اس دوسرے انکار کی جھلک ہمیں آج اپنے معاشرے میں نظر آتی ہے۔ یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ ہم زبانی عقیدۂ آخرت کا انکار نہیں کرتے مگر کیا ہمارے اعمال اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہمیں ان کے بارے میں پوچھے جانے کا کوئی ڈر وخوف بھی ہے؟ کیا ہم کوئی بھی کام کرتے وقت یہ سوچتے ہیں کہ اس کام کی ہماری شریعت اجازت دیتی ہے کہ نہیں؟ یا کیا ہم کبھی اپنی موت کو یاد کرتے ہیں؟ کیا ہم دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی بھی تیاری کررہے ہیں؟ اگر ان باتوں کا جواب "نہیں" میں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم بھی پچھلی قوموں کی طرح اس عقیدے کا انکار کررہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انہوں نے زبانی انکار کیا تھا اور ہم نے عملی طور پر اس دن کے آنے کو رد کردیا۔

عقیدۂ آخرت اور عمل کا تعلق:

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عقیدۂ آخرت پر یقین کرنے سے عمل کا کیا تعلق ہے؟ تو اس بات کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ کسی اسکول میں اگر یہ پہلے دن سے بتادیا جائے کہ اس سال کے آخر میں آپ کا امتحان نہیں لیا جائے گا تو ایک عام فہم انسان بھی اس بات کا اچھی طرح اندازہ لگاسکتا

Al-Ilm Institute Publication

ہے کہ وہاں پر بچوں کی پڑھائی میں دلچسپی کس درجے کی ہوگی۔ یہ امتحان کا خوف ہی تو ہے جو بچوں کو پڑھائی پر مجبور کرتا ہے اور انہیں کتابوں سے جوڑے رکھتا ہے۔

بالکل یہی معاملہ ہمارے ساتھ بھی ہے۔ جب ہمارے اندر آخرت کا خوف ہوگا، اپنے اعمال کے پوچھے جانے کا ڈر ہوگا تبھی تو ہم اپنے آپ کو صحیح راستے پر چلانے پر مجبور ہوں گے اور اس صحیح راستے کی رہنمائی کے لئے لامحالہ ہمیں اللہ کی کتاب یعنی قرآن سے اپنے آپ کو جوڑنا ہوگا۔ بس جس نے اپنے آپ کو قرآن سے جوڑلیا تو سمجھیں کہ اس نے اللہ کی نصیحتوں کو تھام لیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

''جو شخص ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرلے گا'' .....o (سورۃ الاعلیٰ:10)

Al-Ilm Institute Publication

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی۔'' (سورۃ النّٰزِعٰت:41-40)

اللہ کا ڈر اور آخرت میں پوچھے جانے کا خوف ایک مقناطیسی کشش رکھتا ہے جو ایمان کے تقاضوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ یعنی اس ڈر ہی کی وجہ سے انسان قرآن سے جڑا رہتا ہے، اعمالِ صالح کرتا ہے۔ یہ ڈر جتنا زیادہ ہوگا انسان کے عقائد اتنے ہی مضبوط ہوں گے۔ دنیا کے تو بہت سے غم ہم نے پالے ہوئے ہیں دعا کریں کہ ایک آخرت کا غم بھی ہمیں لگ جائے۔

آخرت کے خوف کو بے اثر کرنے والے دو بڑے عوامل

1-حُبِّ دنیا:

آج آخرت سے غفلت کی ایک بڑی وجہ حُبِّ دنیا ہے یعنی دنیا کی محبت۔ انسان بڑے بڑے محلات بنا کر یا چند دن کی شہرت پا کر سمجھتا ہے کہ وہ کامیاب ہوگیا جبکہ وہ بھول جاتا ہے کہ ان چیزوں کو اس نے یہیں اس دنیا میں چھوڑ جانا ہے۔ اصل ساتھی تو اس کے اپنے اعمال ہوں گے جو آخری وقت تک اس کے ساتھ رہیں گے اور ان ہی اعمال کی بنیاد پر انسان کی دائمی زندگی کی کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے:

"....اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا تو جو بھی جہنم کی آگ سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوگیا۔...."

(سورۃ آل عمران:185)

Al-Ilm Institute Publications

اس دنیا کے پیچھے ہم اپنی بھرپور صلاحیتیں، وقت، جوانی ضائع کر دیتے ہیں۔ کیا دنیا اس بات کی مستحق ہے کہ اس کو حاصل کرنے کی اس انتہا تک کوشش کی جائے؟ اس کا جواب بھی ہم قرآن اور حدیث کی ہی روشنی میں تلاش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

".... کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیاوی زندگی کا یہ سب سروسامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا۔" (سورۃ التوبہ:38)

رسول اللہ ﷺ نے دنیا کی حقیقت آخرت کے مقابلے میں اس طرح بیان فرمائی:

"اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حقیقت صرف اتنی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈالے پھر (نکال کر) دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے؟" (مسلم)

لہٰذا عقلمندی اسی میں ہے کہ اس فانی دنیا کو ضرورت کی حد تک برتا جائے اور دنیا میں رہ کر صرف دنیا کمانا مقصد نہ ہو بلکہ آخرت کی کمائی کی فکر کی جائے جو کہ اصل میں ہمارا مقصدِ حیات ہے۔

دنیا ایک خوبصورت جزیرے کی مانند ہے:

دنیا کی حقیقت پر امام غزالیؒ ایک بہت خوبصورت مثال بیان فرماتے ہیں:

"ایک مسافروں سے بھرا جہاز کسی جزیرے کے پاس سے گزرا تو جہاز کے کپتان نے راشن اور ضرورت کا سامان لینے کی خاطر جہاز کو اس جزیرے پر رکوا دیا اور مسافروں میں اعلان کروادیا کہ جہاز چند گھنٹوں کے لئے یہاں ٹھہرے گا لہٰذا اگر کوئی مسافر اس جزیرے پر اترنا چاہے تو اتر سکتا ہے۔ جہاز پر جتنے لوگ سوار تھے سب کے سب اتر کر اس جزیرے کی سیر کو چلے گئے، جو کہ بہت شاندار اور خوشنما تھا۔ چاروں طرف کے قدرتی مناظر کے حسن و جمال سے مسافر محظوظ ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ جہاز کی روانگی کا وقت قریب آ گیا۔ کچھ لوگوں نے سوچا کہ اب واپس چلنا چاہیئے لہٰذا وہ جہاز پر واپس آ گئے اور جہاز کی عمدہ اور آرام دہ جگہوں پر قبضہ کر کے بیٹھ گئے۔ باقی لوگ اس جزیرے کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ پھر ان میں سے کچھ کو خیال آیا کہ کہیں جہاز روانہ نہ ہو جائے لہٰذا وہ دوڑے ہوئے جہاز کی طرف آئے۔ یہاں آ کر دیکھا کہ جہاز کی اچھی اور عمدہ جگہوں پر قبضہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ انہیں بیٹھنے کو گھٹیا اور خراب جگہیں ملیں جو کہ انہوں نے یہ سوچ کر لے لیں کہ چلو کم از کم جہاز پر تو سوار ہو گئے۔ باقی جو لوگ بچے تھے انہوں نے سوچا کہ یہ جزیرہ تو بڑا شاندار ہے، یہاں تو بہت مزہ آ رہا ہے، جہاز میں مزہ نہیں آ رہا تھا۔

Al-Ilm Institute Publication

چنانچہ وہ وہیں رک گئے اور خوبصورت مناظر میں اتنے مگن ہوئے کہ ان کو واپسی کا خیال بھی بھول گیا۔ اتنے میں جہاز روانہ ہوگیا۔ دن کے وقت تو وہ جزیرہ بہت خوشنما معلوم ہورہا تھا اور اس کے مناظر بہت حسین نظر آرہے تھے لیکن جب شام کو سورج غروب ہوگیا اور رات سر پر آگئی تو وہی جزیرہ بھیانک بن گیا کہ وہاں ایک لمحہ گزارنا مشکل ہوگیا۔ کہیں درندوں کا خوف، کہیں جانوروں کا خوف۔ اب بتایئے! وہ قوم جو جزیرے کے حسن و جمال میں اتنی محو ہوگئی کہ جو جہاز جارہا تھا اس کو چھوڑ دیا تو ان سے بڑھ کر احمق اور بے وقوف کوئی ہوگا؟''

یہ مثال بیان کرنے کے بعد امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ:

''اس دنیا کی مثال اس جزیرے جیسی ہے، لہٰذا اس دنیا میں دل لگا کر بیٹھ جانا اور اس کی خوشنمائیوں پر فریفتہ ہو جانا ایسا ہی ہے جیسے وہ قوم جو اس جزیرے پر فریفتہ ہوگئی تھی۔ جس طرح اس قوم کو دنیا احمق اور بے وقوف کہے گی اسی طرح اس دنیا میں دل لگانے والوں کو بھی دنیا احمق اور بے وقوف کہے گی۔''

Al-Ilm Institute Publication

2- حُبِّ مال:

اسی طرح مال کی محبت ہے۔ اس میں مبتلا ہوکر بھی انسان آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس کے دل و دماغ پر ایک ہی دھن سوار رہتی ہے کہ کسی طرح اور مال جمع کرلوں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''وہ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا، وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہرگز نہیں! وہ تو چکنا چور کردینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔''
(سورۃ الھمزہ:4-2)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ابنِ آدم کہتا ہے: ''میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ اے ابن آدم! تیرا مال (ایک تو وہ ہے)

جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا (دوسرے وہ جو) پہن کر بوسیدہ کر دیا یا (تیسرا وہ جو) صدقہ کر کے آگے (آخرت کے لئے) روانہ کر دیا۔'' (مسلم)

مال کا یہ بہترین مصرف ہے جو آگے جا کر ہمیں ملے گا اور دائمی فائدہ دے گا۔

ایک سبق آموز واقعہ:

شیخ سعدیؒ نے اپنی کتاب ''گلستان'' میں ایک قصہ لکھا ہے کہ:

''میں ایک مرتبہ سفر کر رہا تھا۔ سفر کے دوران میں نے ایک تاجر کے گھر میں قیام کیا۔ اس تاجر نے ساری رات میرا دماغ چاٹا اور اپنی تجارت کے قصّے مجھے سناتا رہا کہ فلاں جگہ میرا کاروبار ہے، ہندوستان میں فلاں چیز کا کاروبار ہے، ایران میں فلاں چیز کا وغیرہ وغیرہ۔ سارے قصّے سنانے کے بعد آخر میں کہنے لگا کہ میری تمام آرزوئیں تو پوری ہوگئیں، میری تجارت پروان چڑھ گئی ہے۔ البتہ اب مجھے ایک آخری سفرِ تجارت کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ دعا کیجئے کہ میرا وہ سفر کامیاب ہو جائے تو اس کے بعد میں قناعت کی زندگی اختیار کرلوں گا اور بقیہ زندگی دوکان پر بیٹھ کر گزار لوں گا۔

شیخ سعدیؒ نے اس سے پوچھا کہ وہ آخری سفر کہاں کا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں یہاں سے فلاں سامان خرید کر چین جاؤں گا، وہاں اس کو فروخت کروں گا۔ پھر چین سے چینی شیشہ خرید کر روم لے جا کر فروخت کروں گا کیونکہ وہاں وہ اچھے داموں فروخت ہوتا ہے۔ پھر روم سے فلاں سامان لے کر اسکندریہ جاؤں گا اور وہاں اس کو فروخت کروں گا۔ پھر اسکندریہ سے قالین ہندوستان لے جا کر فروخت کروں گا اور ہندوستان سے گلاس خرید کر حلب لے جا کر فروخت کروں گا وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح اس نے ساری دنیا کے طویل سفر کا منصوبہ پیش کیا اور کہا کہ دعا

Al-Ilm Institute Publication

کرو کہ میرا یہ منصوبہ کسی طرح پورا ہو جائے تو میں بقیہ زندگی قناعت کے ساتھ اپنی دوکان پر گزار دوں گا۔ (یعنی یہ سب کچھ کرنے کے بعد بقیہ زندگی دوکان پر ہی گزارے گا)۔"

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ یہ سب سننے کے بعد میں نے اس سے کہا کہ:

آں شنیدہ دستی کہ در صحرائے غور

رختِ سالار افتادہ اسپ طور

گفت چشم تنگِ دنیادار را

یا قناعت پر کند یا خاک گور

تم نے یہ قصہ سنا ہے کہ "غور کے صحرا میں ایک بہت بڑے سوداگر کا سامان اس کے خچر سے گرا ہوا پڑا تھا۔ اس کا خچر بھی مرا ہوا پڑا تھا اور خود وہ سوداگر بھی مرا ہوا پڑا تھا اور وہ سامان اپنی زبانِ حال سے کہہ رہا تھا کہ دنیادار کی تنگ نگاہ کو یا قناعت پُر کرسکتی ہے یا قبر کی مٹی۔ اس کی تنگ نگاہ کو تیسری کوئی چیز پُر نہیں کرسکتی۔"

Al-Ilm Institute Publication

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ "جب یہ دنیا انسان کے اوپر مسلط ہو جاتی ہے تو اس کے دل میں دنیا کے سوا دوسرا خیال نہیں آتا۔"

یہ ہے "حُبِّ دنیا" جس سے منع کیا گیا ہے۔ اگر یہ دنیا کی محبت نہ ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مال دیدے اور اس مال کے ساتھ دل اٹکا ہوا نہ ہو اور وہ مال اللہ کے احکام کی پیروی میں رکاوٹ نہ بنے، بلکہ اللہ کے احکام بجالانے میں صَرف ہو تو پھر وہ مال دنیا نہیں ہے بلکہ وہ مال بھی آخرت کا سامان ہے۔

وقت کی قدر پہچانیئے :

اس دنیا میں آنے اور جانے کے درمیان ایک مختصر سا جو وقت ہم سب کو ملا ہے۔ اسے غنیمت جانیں، وہ ہر چیز سے قیمتی ہے۔ اس کی قدر پہچانتے ہوئے اس کے ہر لمحے کو آخرت کے لئے زخیرہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آخرت کی زندگی جو کہ دائمی ہوگی جس کی نعمتیں نہ کبھی کم ہوں گی اور نہ ختم اور نہ ہی ان سے دل اکتائیں گے تو کیوں نہ اُس کی کمائی کے لئے آج ہی سے لگ جائیں تا کہ اُس وقت کے پچھتاوے سے بچا جاسکے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

❀ ''اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے اور ان کو برباد کرتے ہیں۔ ایک تندرستی اور دوسری فراغت۔'' (بخاری)

Al-Ilm Institute Publication

آج جبکہ ہمارے پاس وقت بھی ہے اور صحت بھی تو ہم اپنی زندگی کو اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گزار کر زیادہ سے زیادہ نیکیاں وثواب کمالیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

❀ ''اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔'' (سورہ آل عمران:133)

دنیا میں عقلمندی کا کیا معیار ہے؟ ہم عقلمند اس کو کہتے ہیں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو، بہت زہین ہو، بڑی اونچی پوسٹ پر ہو، اپنے ساتھ ساتھ اپنی آنے والی نسلوں تک کی دنیا بنانے کی کوششوں میں لگا رہے۔ جبکہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کے نزدیک عقلمند کون ہے؟

❀ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: ''یارسول اللہ ﷺ! مومنوں میں سب سے زیادہ عقلمند

کون ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: '' جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور جو موت کے بعد آنے والے وقت کے لئے اچھی طرح تیاری کرتا ہو وہ سب سے زیادہ عقلمند ہے۔'' (ابن ماجہ)

لہٰذا اپنے نبی ﷺ کے اس فرمان کے مطابق عمل کرنے ہی میں ہماری نجات ہے۔ ہم اُس دن کو ضرور یاد رکھیں جس دن ہر نفس اپنی ہی فکر میں ہوگا، کسی کو کسی کا ہوش نہ ہوگا۔ آج اس خودغرضی کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے مگر یہ حقیقت ہے۔

جیسا کہ قرآن میں آتا ہے:

''پس جبکہ کان بہرے کر دینے والی قیامت آجائے گی۔ اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر دامن گیر ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی۔'' (سورۃ عبس : 37-33)

Al-Ilm Institute Publication

یعنی اُس دن انسان اپنے ماں باپ سے، اپنی اولاد سے، اپنے بہن بھائیوں سے بھاگے گا، اپنے کئے پر پچھتائے گا، کوئی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا، نہ ہی یہ مال و دولت دے کر جان چھڑائی جا سکے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور ڈرو اُس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہ آئے گا، نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہوگی نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔''

(سورۃ البقرہ:48)

اللہ کے فرمانبردار قیامت کی وحشت سے محفوظ رہیں گے:

آخرت کا وہ طویل دن جو کہ حدیث کے مطابق پچاس ہزار سال کا ہوگا، اس کی گھبراہٹ اور دہشت سے وہ لوگ محفوظ رہیں گے جنہوں نے اس دن کی تیاری میں اپنی عمر صرف کی ہوگی۔

جنہیں اس دن کے آنے کا یقین تھا اور اس یقین کی بدولت انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کا فرمانبردار بنائے رکھنے کی کوشش کی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اہل ایمان کو یہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے آگے بڑھ بڑھ کر ان سے ملیں گے (اور کہیں گے) یہی ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔"

(سورۃ الانبیآء : 103)

ہم سب اللہ سے دعا کریں کہ:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

"اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما۔"

Al-Ilm Institute Publication

کیا گناہگار ہو کر بھی ہم اہلِ ایمان میں شامل ہو سکتے ہیں؟

جی ہاں! اگر ہم صدقِ دل سے یہ انجام چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن کی نفسانفسی سے بچ جائیں اور ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن کا استقبال فرشتے کر رہے ہوں گے تو ہمارے پاس ابھی مہلت بھی ہے اور اپنے رب کی طرف سے بخشش کی امید بھی۔ ان ہی دونوں کا استعمال ہماری آخرت کو سنوار سکتا ہے۔

ذہن میں یہ ضرور سوال آتا ہے کہ ہم نے تو اتنے گناہ کیئے، اپنی اتنی نمازیں ضائع کر دیں، اپنی زندگی کے اتنے لمحات اللہ کی نافرمانی میں گزار دیئے تو اب ان کا ازالہ کیسے ممکن ہے؟ لہٰذا ہمارے اندر مایوسیاں جنم لینے لگتی ہیں اور ہم تھک ہار کر یا تو بیٹھے رہ جاتے ہیں یا پھر واپس اسی گناہ کی دلدل میں گر پڑتے ہیں۔

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں:

اللہ بھی اپنے بندوں سے خوب واقف ہے۔ وہ تو ہماری شہہ رگ سے بھی قریب تر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرے بندے گناہ کریں گے مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ جن کے دلوں میں خیر ہوگا وہ ضرور اپنے کیئے پر ایک نہ ایک دن شرمندہ ہوں گے تو وہ اپنے ایسے بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا جو اپنے گناہوں کی ندامت کے ساتھ اس کے حضور حاضر ہوں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

''اے نبی ﷺ کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ تو غفور و رحیم ہے۔''
(سورۃ الزمر: 53)

ہمیں اب کس چیز کا انتظار ہے؟ ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ کی اس تسلّی کو اپنے لئے پروانۂ حیات سمجھتے ہوئے اس کے آگے جھک جائیں۔ اس سے معافی مانگیں، ماضی میں کیئے ہوئے گناہوں پر شرمندگی اور ندامت محسوس کریں تو یقیناً اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے۔

ایک طویل حدیثِ قدسی کا حصہ ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں لہٰذا مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔'' (مسلم)

ایک اور حدیث میں بیان ہوتا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو لوحِ محفوظ میں یہ لکھ دیا

Al-Ilm Institute Publication

''میری رحمت میرے غصے سے بڑھی ہوئی ہے'' یہ تحریر اللہ کے پاس عرش پر موجود ہے۔'' (مسلم)

اللہ سے معافی حاصل کرنے کا طریقہ:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''البتہ جو توبہ کرلے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے، پھر سیدھا چلتا رہے، اس کے لئے میں بہت درگزر کرنے والا ہوں۔'' (سورۃ طٰہٰ:82)

اب یہاں ہمیں اللہ کی مغفرت حاصل کرنے کا طریقہ معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت کن لوگوں کو ڈھانپے گی؟ انہیں، جو واقعی اپنے کئے پر شرمندہ ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے چار شرائط گنوا کر یہ فرما دیا کہ جو ان شرائط کو پورا کرے گا ان کے لئے میں بہت درگزر کرنے والا ہوں۔ ان شرائط پر غور کرلیتے ہیں:

1- جو توبہ کرلے: یعنی اپنے پچھلے گناہ پر شرمندہ ہو، معافی مانگے اور آئندہ وہ کام نہ کرنے کا تہیہ کرلے۔

2- ایمان لائے: ہر اس بات پر جس کا مطالبہ ہمارا دین کرتا ہے۔

3- نیک عمل کرے: گناہوں سے دور رہے اور نیکیوں کی طرف راغب ہو۔

4- سیدھا چلتا رہے: صراط مستقیم سے نہ ہٹے۔ یعنی اپنی ساری زندگی غلط راستے پر جانے سے بچتا رہے۔

اب جو بھی ان باتوں پر عمل کرے گا تو انشاء اللہ ضرور اللہ کی مغفرت اور رحمت کا مستحق ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ (قیامت کے دن) اس کا نامۂ اعمال اس کو خوش کردے تو اسے

Al-Ilm Institute Publication

کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔" (طبرانی)

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو، اس لئے کہ میں خود دن میں سو مرتبہ اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔" (مسلم)

حاصلِ کلام:

ہماری ان تمام باتوں کا حاصل یہ ہے کہ ہمیں اس دنیا میں دنیا نہیں آخرت کمانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارے پاس کتنی مہلت ہے؟ موت برحق ہے، وہ ٹل نہیں سکتی لہٰذا ہمارے پاس ابھی جو وقت ہے وہ بہت قیمتی ہے۔ جو گزر گیا وہ واپس آنے والا نہیں تو اس ایک ایک لمحے کو ہم سمیٹ لیں۔ آخرت میں غیب کے پردے اٹھ جانے کے بعد تو ہمیں لامحالہ اللہ کے ہر حکم کی اطاعت کرنا ہوگی کیونکہ ہمارے نہ چاہتے ہوئے بھی ہمارے جسم کے تمام اعضاء سچائی اور حقیقت بیان کردیں گے تو کیوں نہ آج ہم اپنی مرضی سے اللہ کے آگے خود کو جھکا دیں اور اس کی رضا کے مطابق زندگی گزاریں تاکہ آخرت کے پچھتاوے سے بچا جاسکے۔

ہم سب اپنا نامۂ اعمال اپنے ہاتھوں سے لکھ رہے ہیں۔ اسے اچھا یا برا بنانا ہمارے اپنے بس میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سات چیزوں کے آنے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو۔ کیا تمہیں ایسی تنگدستی کا انتظار ہے جو سب کچھ بھلا دے؟ یا ایسی مالداری کا جو سرکش بنادے؟ یا ایسی بیماری کا جو ناکارہ کردے؟ یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل کھودے؟ یا ایسی موت کا جو اچانک آجائے (کہ بعض دفعہ توبہ کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا)؟ یا دجال کا جو آنے والی چھپی ہوئی برائیوں میں سے بدترین برائی ہے؟ یا قیامت کا، قیامت تو بڑی سخت اور بڑی کڑوی چیز ہے۔" (ترمذی)

Al-Ilm Institute Publication

قیامت کا ایک نام "یوم الحسرة":

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥

"لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈراؤ جب ہر کام کا (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دیا جائے گا (آج) لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں۔" (سورۃ مریم:39)

حسرت کا دن یعنی قیامت کے دن اللہ کے نافرمان نیک اور مومن بننے کی حسرت کریں گے، اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے، مہلت مانگیں گے اور وہ کہیں گے کہ:

"....ہائے افسوس! قیامت کے معاملے میں ہم سے کیسی غلطی ہوئی....."

(سورۃ الانعام:31)

"....ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اب یہاں سے کوئی نکلنے کا راستہ ہے؟"

(سورۃ المومن:11)

یہ تو برے اعمال کرنے والوں کی حسرتیں ہوں گی۔ یہ دن تو ان کے لئے سخت اور کٹھن ہوگا ہی مگر جو اللہ کے فرمانبردار ہیں انہیں بھی حسرت اور پچھتاوا ہوگا۔ وہ نیکیوں کے اجر و ثواب کو دیکھ کر کہیں گے:

"کاش! میں اور زیادہ نیکیاں کرتا، جنت کے اور اعلیٰ درجوں پر پہنچ پاتا، میں نے فلاں وقت اللہ کے ذکر کے بغیر کیوں گزارا؟"

یعنی جو نیک کام کر رہا ہے اس کو بھی زعم کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسے دنیا میں کئے ہوئے اعمال جو کہ اسے جنت میں لے جائیں گے وہ بھی کم لگیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر ایک آدمی اپنی ولادت کے دن سے لے کر بڑھاپے کی موت تک اللہ تعالیٰ کی

Al-Ilm Institute Publication

اطاعت کرتے ہوئے سجدے میں پڑا رہے تو قیامت کے روز وہ اس عمل کو بھی حقیر سمجھے گا اور خواہش کرے گا کہ ''اے کاش! اسے دنیا میں واپس لوٹا دیا جائے تا کہ اس کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو۔'' (احمد)

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس مجلس میں لوگ اللہ کا ذکر نہ کریں، نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجیں، وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے باعثِ حسرت ہوگی۔ خواہ وہ نیک اعمال کے بدلے میں جنت ہی میں چلے جائیں۔'' (احمد)

یہ ہے اس دن کی حقیقت۔ قرآن میں قیامت کے روز انسان کی ان حسرتوں اور پچھتاووں کا اللہ تعالیٰ نے جا بجا ذکر فرمایا ہے۔ اور احادیث کے ذریعے بھی ہمیں ان باتوں کی آگاہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہم انسانوں کی ہدایت کی تمام حجتیں پوری کر دیں۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہم عقل و شعور رکھتے ہوئے اس دن کی رسوائی اور شرمندگی سے بچنے کی تیاری کریں تا کہ جب ہم اللہ کے پاس پہنچیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے کہیں:

يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيٓ إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

''اے نفسِ مطمئنہ! چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو (اپنے انجام نیک سے) خوش (اور اپنے رب کے نزدیک) پسندیدہ ہے۔ شامل ہو جا میرے (نیک) بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔'' (سورۃ الفجر: 30-27)

Al-Ilm Institute Publication

مجرموں کے پچھتاوے

(قرآنی آیات کی روشنی میں)

بہکانے والوں اور بہکنے والوں کا پچھتاوا اور ایک دوسرے پر الزام تراشیاں

"جب وہ سزا دے گا اس وقت کیفیت یہ ہوگی کہ وہی پیشوا اور رہنما جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی، اپنے ماننے والوں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے، مگر سزا پا کر رہیں گے اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا اور وہ لوگ جو دنیا میں ان کی پیروی کرتے تھے کہیں گے: "کاش! ہم کو پھر ایک موقع دیا جاتا تو جس طرح آج یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں ہم ان سے بیزار ہو کر دکھا دیتے۔" یوں اللہ ان لوگوں کے وہ اعمال جو یہ دنیا میں کر رہے ہیں، ان کے سامنے اس طرح لائے گا کہ یہ حسرتوں اور پشیمانیوں کے ساتھ ہاتھ ملتے رہیں گے مگر آگ سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔" (سورۃ البقرہ: 166,167)

"کاش! تم دیکھو ان کا حال اس وقت جب یہ ظالم اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے۔ اس وقت یہ ایک دوسرے پر الزام دھریں گے۔ جو لوگ دنیا میں کمزور تھے وہ بڑے بننے والوں سے کہیں گے: "اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔" وہ بڑے بننے والے ان کمزور لوگوں کو جواب دیں گے: "کیا ہم نے تمہیں اس ہدایت سے روکا تھا جو تمہارے پاس آئی تھی؟ نہیں بلکہ تم خود مجرم تھے۔" (سورۃ سبا: 31,32)

"اس کے بعد یہ ایک دوسرے کی طرف مڑیں گے اور باہم تکرار شروع کر دیں گے۔ (پیروی کرنے والے اپنے پیشواؤں سے) کہیں گے: "تم ہمارے پاس سیدھے رخ سے آتے

Al-Ilm Institute Publication

تھے۔"وہ جواب دیں گے: "نہیں بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے، ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا، تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔ آخرکار ہم اپنے رب کے اس فرمان کے مستحق ہو گئے کہ ہم عذاب کا مزا چکھنے والے ہیں۔"
(سورۃ الصّٰفّٰت: 27-31)

"پھر وہ کہیں گے: "اے ہمارے رب! جس نے ہمیں اس انجام تک پہنچانے کا بندوبست کیا اس کو دوزخ کا دہرا عذاب دے۔" اور وہ آپس میں کہیں گے: "کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو کہیں نہیں دیکھتے جنہیں ہم دنیا میں برا سمجھتے تھے؟ ہم نے یونہی ان کا مذاق بنالیا تھا؟ یا وہ کہیں نظروں سے اوجھل ہیں؟"
(سورۃ صٓ: 61-63)

"پھر ذرا خیال کرو اس وقت کا جب یہ لوگ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے۔ دنیا میں جو کمزور تھے وہ بڑے بننے والوں سے کہیں گے: "ہم تمہارے تابع تھے، اب کیا یہاں تم جہنم کی آگ کی تکلیف کے کچھ حصے سے ہم کو بچالو گے؟" وہ بڑے بننے والے جواب دیں گے: "ہم سب یہاں ایک حال میں ہیں اور اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے۔"
(سورۃ المؤمن: 47,48)

آخرت کو دیکھ کر اس دن سے دور بھاگنے کی حسرت

..... تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

"....اس روز آدمی یہ تمنا کرے گا کہ "کاش! ابھی یہ دن اس سے بہت دور ہوتا۔" اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے۔"

(سورۃ آل عمران: 30)

Al-Ilm Institute Publication

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہ کرنے پر پچھتاوا

یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا ۠

"اس وقت وہ سب لوگ جنہوں نے رسول ﷺ کی بات نہ مانی اور ان کی نافرمانی کرتے رہے تمنا کریں گے کہ "کاش! زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائیں۔" وہاں یہ اپنی کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔" (سورۃ النسآء: 42)

کمزوری اور مجبوری کا بہانہ بنانا بھی کام نہ آئے گا

"جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے، ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا: "تم کس حال میں مبتلا تھے؟" انہوں نے جواب دیا: "ہم زمین میں کمزور اور مجبور تھے۔" فرشتوں نے کہا: "کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے؟" یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بڑا ہی برا ٹھکانہ ہے۔" (سورۃ النسآء: 97)

Al-Ilm Institute Publication

رسول اللہ ﷺ کی باتوں کو اہمیت نہ دینے والوں کا پچھتاوا

"(آخرت میں اللہ ان سے پوچھے گا): "اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس خود تم میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو میری آیات سناتے اور اس دن کے انجام سے ڈراتے تھے؟" وہ کہیں گے: "ہاں ہم اپنے خلاف خود گواہی دیتے ہیں۔" آج دنیا کی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے مگر اس وقت وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔"
(سورۃ الانعام: 130)

❁ ''اب کیا یہ لوگ اس کے سوا کسی اور بات کے منتظر ہیں کہ وہ انجام سامنے آجائے جس کی یہ کتاب خبر دے رہی ہے؟ جس روز وہ انجام سامنے آ گیا تو وہی لوگ جنھوں نے پہلے اِسے نظر انداز کر دیا تھا کہیں گے: ''واقعی ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے، پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے حق میں سفارش کریں؟ یا ہمیں دوبارہ واپس ہی بھیج دیا جائے تا کہ جو کچھ ہم پہلے کرتے تھے اس کے بجائے اب دوسرے طریقے پر کام کر کے دکھائیں؟'' انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے تصنیف کر رکھے تھے آج ان سے گم ہو گئے۔'' (سورۃ الاعراف:53)

عذاب کو دیکھ کر اپنے کیئے پر پچھتاوا

❁ ''اے نبی ﷺ! اس دن سے تم انہیں ڈراؤ جبکہ عذاب انہیں آلے گا۔ اس وقت یہ ظالم کہیں گے: ''اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی مہلت اور دے، ہم تیری دعوت کو لبیک کہیں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔'' (مگر انہیں صاف جواب دیا جائے گا کہ) ''کیا تم وہی لوگ نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ہم پر تو کبھی زوال آنا ہی نہیں ہے؟''

(سورۃ ابراہیم:44)

❁ ''کاش! تم دیکھو وہ وقت جب یہ مجرم سر جھکائے اپنے رب کے حضور کھڑے ہوں گے۔ (اس وقت وہ کہہ رہے ہوں گے کہ) ''اے ہمارے رب! ہم نے خوب دیکھ لیا اور سن لیا، اب ہمیں واپس بھیج دے تا کہ ہم نیک عمل کریں ہمیں اب یقین آ گیا ہے۔''

(سورۃ السجدہ:12)

❁ ''جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو پکار اٹھے: ''ہم نے مان لیا اللہ وحدہٗ لا شریک کو

Al-Ilm Institute Publication

اور ہم انکار کرتے ہیں ان سب معبودوں کا جنہیں ہم اس کا شریک ٹھہراتے تھے۔'' مگر ہمارا عذاب دیکھ لینے کے بعد ان کا ایمان ان کے لئے کچھ بھی نافع نہ ہوسکتا تھا کیونکہ یہی اللہ کا مقرر ضابطہ ہے جو ہمیشہ اس کے بندوں میں جاری رہا ہے اور اس وقت کافر لوگ خسارے میں پڑ گئے۔''

(سورۃ المومن:85-84)

''اور جہنم اس روز سامنے لائی جائے گی، اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اور اس وقت اس کے سمجھنے کا کیا حاصل؟ وہ کہے گا:'' کاش! میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ پیشگی سامان کیا ہوتا۔'' پھر اس دن اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہیں اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا کوئی نہیں۔''

(سورۃ الفجر:26-23)

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ وُقِفُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ فَقَالُوا۟ يَٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِـَٔايَٰتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۝

''کاش! تم اس وقت کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے۔ اس وقت وہ کہیں گے:'' کاش! کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں۔''

(سورۃ الانعام:27)

موت کو اپنے سامنے دیکھ کر اپنی بدعملی پر پچھتاوا

''(یہ لوگ اپنی کرنی سے باز نہ آئیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجائے گی تو کہنا شروع کرے گا:'' اے میرے رب! مجھے اسی دنیا میں واپس بھیج دے جسے میں چھوڑ آیا ہوں، امید ہے کہ اب میں نیک عمل کروں گا۔'' ہرگز نہیں! یہ تو بس ایک بات ہے جو وہ

Al-Ilm Institute Publication

بک رہا ہے۔اب ان سب کے پیچھے ایک برزخ حائل ہے دوسری زندگی کے دن تک۔"
(سورۃ المؤمنون:100-99)

آخرت کے آجانے پر غفلت میں پڑے رہنے والوں کا پچھتاوا

"اور وعدۂ برحق کے پورا ہونے کا وقت قریب آلگے گا تو یکایک ان لوگوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا۔کہیں گے:"ہائے ہماری کمبختی، ہم اس چیز کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے تھے بلکہ ہم خطا کار تھے۔" بے شک تم اور تمہارے وہ معبود جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پوجتے ہو جہنم کا ایندھن ہیں، وہیں تم کو جانا ہے۔
(سورۃ الانبیآء:98-97)

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ۝ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝

"بس ایک ہی جھڑکی ہوگی اور یکایک یہ اپنی آنکھوں سے (وہ سب کچھ جس کی خبر دی جارہی ہے) دیکھ رہے ہوں گے۔اس وقت یہ کہیں گے:"ہائے ہماری کمبختی! یہ تو یوم الجزا ہے۔" جواب آئے گا کہ" یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔" (سورۃ الصّٰفّٰت:21-19)

"اچھا! انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لئے ہوئے آئے گا اور وہ لوگوں پر چھا جائے گا۔یہ ہے دردناک سزا۔(اب کہتے ہیں کہ)" اے ہمارے رب! ہم پر سے یہ عذاب ٹال دے ہم ایمان لاتے ہیں۔" (سورۃ الدخان:12-9)

إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ۝

"ہم نے تم لوگوں کو اس عذاب سے ڈرا دیا ہے جو قریب آلگا ہے۔ جس روز آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر پکار اٹھے گا کہ "اے کاش! میں خاک ہوتا۔" (سورۃ النّبا: 40)

عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد انسان کا پچھتاوا

"وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے: "اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم نیک عمل کریں ان اعمال سے مختلف جو پہلے کرتے رہے تھے۔" (انہیں جواب دیا جائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو سبق لے سکتا تھا؟ اور تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آچکا تھا۔ اب مزہ چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔"

(سورۃ فاطر: 37)

Al-Ilm Institute Publication

"آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے۔ (کہا جائے گا کہ) "کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتی تھیں تو تم انہیں جھٹلاتے تھے؟" وہ کہیں گے: "اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی۔ ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے پروردگار! اب ہمیں یہاں سے نکال دے۔ پھر ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے۔" اللہ جواب دے گا: "دور ہو میرے سامنے سے، پڑے رہو اسی میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔" (سورۃ المؤمنون: 108-104)

"(جہنم کی آگ) جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، کوئی حامی و مددگار نہ پاسکیں گے، جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کہ "اے کاش! ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔" اور کہیں گے: "اے ہمارے رب! ہم نے اپنے

سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا۔ اے ہمارے رب! ان کو دہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کر۔"

(سورۃ الاحزاب: 68-65)

بری صحبت میں رہنے والوں کا پچھتاوا

"اس روز حقیقی بادشاہی صرف رحمٰن کی ہوگی اور وہ منکرین کے لئے بڑا سخت دن ہوگا۔ ظالم انسان اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا: "اے کاش! میں نے رسول کا ساتھ دیا ہوتا۔ ہائے میری کمبختی، کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس کے بہکائے میں آکر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی۔" شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا۔"

(سورۃ الفرقان: 29-26)

"پھر وہ معبود اور یہ بہکے ہوئے لوگ اور ابلیس کے لشکر سب کے سب اس میں اوپر تلے دھکیل دیئے جائیں گے۔ وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے اور یہ بہکے ہوئے لوگ (اپنے معبودوں سے) کہیں گے: "خدا کی قسم! ہم تو صریح گمراہی میں مبتلا تھے کہ تم کو رب العالمین کا درجہ دے رہے تھے اور وہ مجرم لوگ ہی تھے جنہوں نے ہم کو اس گمراہی میں ڈالا۔ اب نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے اور نہ کوئی جگری دوست۔ کاش! ہمیں ایک دفعہ پھر پلٹنے کا موقع مل جائے تو ہم مومن ہوں۔"

(سورۃ الشعرآء: 102-94)

"وہ دوزخ ہے جو اللہ کے دشمنوں کو بدلے میں ملے گی۔ اسی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کا گھر ہوگا۔ یہ ہے سزا اس جرم کی کہ وہ ہماری آیات کا انکار کرتے رہے۔ وہاں یہ کافر کہیں گے: "اے ہمارے رب! ذرا ہمیں دکھا دے ان جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا

Al-Ilm Institute Publication

تھا، ہم انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں گے تاکہ وہ خوب ذلیل و خوار ہوں۔''

(سورۃ حٰم السجدہ:28,29)

قرآن کے احکامات نہ ماننے والوں کا پچھتاوا

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝

''اسی طرح ہم نے اس (ذکر یعنی قرآن) کو مجرموں کے دلوں میں گزارا ہے۔ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے جب تک کہ عذابِ الیم نہ دیکھ لیں۔ پھر جب وہ بے خبری میں ان پر آپڑتا ہے اس وقت وہ کہتے ہیں کہ ''کیا ہمیں اب کچھ مہلت مل سکتی ہے؟''

(سورۃ الشعرآء: 203-200)

''اور پیروی اختیار کرلو اپنے رب کی بھیجی ہوئی کتاب کے بہترین پہلو کی، قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی شخص کہے: ''افسوس! میری اس تقصیر پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔'' یا کہے: ''کاش! اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا۔'' یا عذاب دیکھ کر کہے: ''کاش! مجھے ایک موقع اور مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔'' (اور اس وقت اسے یہ جواب ملے کہ) ''کیوں نہیں! میری آیات تیرے پاس آچکی تھیں، پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔''

(سورۃ الزمر: 59-55)

حق کو جھٹلانے والوں کا پچھتاوا

''جن لوگوں نے کفر کیا ہے، قیامت کے روز ان کو پکار کر کہا جائے گا: ''آج تمہیں جتنا

شدید غصّہ اپنے اوپر آ رہا ہے، اللہ تم پر اس سے زیادہ غضبناک اس وقت ہوتا تھا جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا اور تم کفر کرتے تھے۔" وہ کہیں گے: " اے ہمارے رب! تو نے واقعی ہمیں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دے دی، اب ہم اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں، کیا اب یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟" (سورۃ المؤمن:10,11)

" رہے مجرمین، تو وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ کبھی ان کے عذاب میں کمی نہ ہوگی اور وہ اس میں مایوس پڑے ہوں گے، ان پر ہم نے ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔ وہ پکاریں گے: " اے مالک! (جہنم کے داروغہ) تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کردے تو اچھا ہے۔" وہ جواب دے گا: " تم یونہی پڑے رہوگے، ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے مگر تم میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا۔" (سورۃ الزخرف:78-74)

دوزخیوں کا جنتیوں سے مدد کا مطالبہ

Al-Ilm Institute Publication

"اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے: " کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔" وہ جواب دیں گے: " اللہ نے یہ دونوں چیزیں منکرین حق پر حرام کردی ہیں۔" جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنالیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کررکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے: " آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلادیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔"

(سورۃ الاعراف:50,51)

"اس روز منافق مردوں اور عورتوں کا حال یہ ہوگا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے: " ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں۔" مگر ان سے کہا جائے گا: " پیچھے

ہٹ جاؤ، اپنا نور کہیں اور تلاش کرو۔‘‘ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔ اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب۔ وہ مومنوں سے پکار پکار کر کہیں گے: ’’کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟‘‘ مومن جواب دیں گے: ’’ہاں! مگر تم نے اپنے آپ کو خود فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی، شک میں پڑے رہے اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ گیا اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکا دیتا رہا۔ لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کھلا کھلا کفر کیا تھا۔ تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے، وہی تمہاری خبر گیری کرنے والی ہے اور یہ بدترین انجام ہے۔‘‘ (سورۃ الحدید:15-13)

Al-Ilm Institute Publication

نماز نہ پڑھنے والوں کا پچھتاوا

’’جس روز سخت وقت آ پڑے گا اور لوگوں کو سجدہ کرنے کے لئے بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی۔ ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہ جب صحیح سالم تھے اس وقت انہیں سجدے کے لئے بلایا جاتا تھا (اور یہ انکار کرتے تھے)۔‘‘

(سورۃ القلم:42,43)

دوزخ میں لے جانے والے عمل

’’جو جنتوں میں ہوں گے وہ مجرموں سے پوچھیں گے: ’’تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟‘‘ وہ کہیں گے: ’’ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور مسکین کو کھانا نہ کھلاتے تھے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے اور روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا۔‘‘ (سورۃ المدثر: 47-40)

نیک لوگوں کی آخرت کے دن کی طمانیت

(قرآنی آیات کی روشنی میں)

جنتیوں کا سلام سے استقبال ہوگا

❀ ''جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لئے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔'' (سورۂ احزاب: 44)

❀ ''اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جاچکے ہوں گے تو اس کے منتظمین ان سے کہیں گے کہ ''سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے، داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لئے۔'' اور وہ کہیں گے کہ ''شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہم کو زمین کا وارث بنا دیا۔ اب ہم جنت میں جہاں چاہیں اپنی جگہ بنا سکتے ہیں۔'' پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لئے۔''

(سورۂ الزمر: 73,74)

❀ ''....اور کوئی اللہ کے اذن سے نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہے۔ یہی بہت بڑا فضل ہے۔ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا۔ وہاں ان کا لباس ریشم ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ ''شکر ہے اس اللہ کا جس نے ہم سے غم دور کر دیا۔ یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی جگہ ٹھہرا دیا۔ اب یہاں نہ ہمیں کوئی مشقت پیش آتی ہے اور نہ تھکان لاحق ہوتی ہے۔'' (سورۂ فاطر: 32-35)

Al-Ilm Institute Publications

دنیا میں بری صحبت سے بچنے والوں کی آخرت میں طمانیت

"پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حالات پوچھیں گے۔ ان میں سے ایک کہے گا کہ "دنیا میں میرا ایک ہمنشین تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا کہ کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا واقعی جب ہم مر چکے ہوں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا پنجر بن کر رہ جائیں گے تو ہمیں جزا و سزا دی جائے گی؟" (پوچھا جائے گا کہ) "اب کیا آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب اب کہاں ہیں؟" جونہی وہ جھکے گا تو جہنم کی گہرائی میں اس کو دیکھ لے گا اور اس سے خطاب کر کے کہے گا کہ "اللہ کی قسم! تو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا۔ میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں سے ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں۔ اچھا تو کیا اب ہم مرنے والے نہیں ہیں؟ موت جو ہمیں آنی تھی وہ بس پہلے آ چکی؟ اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونا؟ یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔" ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔"

(سورۃ الصّٰفّٰت: 50-61)

Al-Ilm Institute Publication

بہترین اعمال والے جنت کے وارث ہوں گے

اس روز ان لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے کہا جائے گا کہ "اے میرے بندو! آج تمہارے لئے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں۔ تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔" ان کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا کہ "تم اب یہاں ہمیشہ رہو گے۔ تم اس جنت کے وارث اپنے

ان اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ تمہارے لئے یہاں بکثرت فواکہ موجود ہیں جنہیں تم کھاؤ گے۔'' (سورۃ الزخرف: 73-68)

حساب کتاب کے خوف سے عمل کرنے والوں کا آخرت میں احساسِ تشکر

''اس وقت جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ ''لو دیکھو، پڑھو میرا نامۂ اعمال! میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے۔'' پس وہ دلپسند عیش میں ہوگا۔ عالی مقام جنت میں جس کے پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے۔ (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا کہ) ''مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کئے ہیں۔'' (سورۃ الحاقہ: 24-19)

Al-Ilm Institute Publication

آخرت میں سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال ملنے والوں کا ہلکا حساب

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۙ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۙ

''پھر جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔'' (سورۃ الانشقاق: 9-7)

نیک لوگوں کو آخرت میں ان کے ایمان کا نور روشنی دے گا

''اس دن جبکہ تم مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) ''آج خوشخبری ہے تمہارے لئے۔''

جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی ہے بڑی کامیابی۔" (سورۃ الحدید: 12)

اہلِ ایمان کا جنت سے جانے کا دل نہیں چاہے گا

"البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، ان کی میزبانی کے لئے فردوس کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر کہیں جانے کو ان کا جی نہ چاہے گا۔" (سورۃ الکہف: 107,108)

اہلِ ایمان کو جہنم سے دور رکھا جائے گا

"رہے وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہوگا تو وہ یقیناً اس (جہنم) سے دور رکھے جائیں گے۔ اس کی سرسراہٹ تک نہ سنیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنی من بھاتی چیزوں کے درمیان رہیں گے۔ وہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت ان کو ذرا پریشان نہ کرے گا اور ملائکہ بڑھ کر ان کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ "یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔" (سورۃ الانبیآء: 101-103)

صابر لوگوں کا آخرت میں آداب وتسلیمات سے استقبال ہوگا

"یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل منزلِ بلند کی شکل میں پائیں گے۔ آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال ہوگا۔ وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وہ مقام۔" (سورۃ الفرقان: 75,76)

Al-Ilm Institute Publication

سچ بولنے کا انجام

”تب اللہ فرمائے گا: ”یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ان کی سچائی نفع دیتی ہے۔“ ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ یہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔“ (سورۃ المآئدہ: 119)

اللہ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزارنے والوں کا تشکر

”یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا میں گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے۔ یہ کہیں گے کہ ”ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے۔ آخرکار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچالیا۔ ہم پچھلی زندگی میں اسی سے دعائیں مانگتے تھے۔ وہ واقعی بڑا ہی محسن اور رحیم ہے۔“ (سورۃ الطّور: 28-25)

Al-Ilm Institute Publication

اللہ سے لو لگانے اور اپنے اعمال کی حفاظت کرنے والوں کو اللہ کی شاباشی

”جنت متقین کے قریب لائی جائے گی، کچھ بھی دور نہ ہوگی۔ ارشاد ہوگا کہ ”یہ ہے وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کے لئے جو بہت رجوع کرنے والا اور بڑی نگہداشت کرنے والا تھا، جو بن دیکھے رحمٰن سے ڈرتا تھا اور جو دل گرویدہ لئے ہوئے آیا ہے۔ داخل ہوجاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ۔“ وہ دن حیاتِ ابدی کا دن ہوگا۔ وہاں ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ان کے لئے ہے۔“

(سورۃ قٓ: 35-31)

اہلِ ایمان آخرت میں اللہ کا دیدار کریں گے

”جن لوگوں نے (ایمان لانے کے بعد دنیا میں) نیک کام کئے ان کے لئے (آخرت میں) اچھا صلہ یعنی جنت ہوگا اور اس سے زیادہ (انعام و اکرام) بھی (یعنی دیدارِ الٰہی)۔ ان کے چہروں پر ذلت اور سیاہی نہ ہوگی (بلکہ خوشی اور چمک ہوگی)۔ یہ ہیں جنتی لوگ جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“ (سورۂ یونس: 26)

Al-Ilm Institute Publication

اچھے اور برے عمل کرنے والوں کو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایتیں

اللہ کی عدالت میں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت سے آدمی اس وقت تک نہیں ہٹ سکے گا جب تک کہ اس سے پانچ باتوں کے بارے میں حساب نہ لے لیا جائے۔ (۱) عمر کن مشاغل میں گزاری؟ (۲) مال کہاں سے کمایا؟ (۳) مال کہاں خرچ کیا؟ (۴) جوانی میں جسم کو کن کاموں میں گھلایا؟ (۵) دین کا علم حاصل کیا تو اس پر عمل کہاں تک کیا؟'' (ترمذی)

Al-Ilm Institute Publication

فرشتہ منہ میں صور لئے اللہ کے حکم کا منتظر

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں چین سے کیسے رہ سکتا ہوں جبکہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور منہ میں لئے ہوئے، اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے۔ اپنے کان (اللہ کے حکم پر) لگائے ہوئے ہے اور منتظر ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دے۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''اس وقت ہمیں کیا کہنا چاہیئے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس وقت یہ کہو

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○

ترجمہ: ''ہمارے لئے اللہ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے، ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں۔''

(ترمذی)

بے نمازی کو آپ ﷺ کی تنبیہ

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کھل جائے گی اور جو شخص دنیا میں خالص اللہ کے لئے سجدہ کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سجدے کی توفیق عطا فرمائیں گے (اور وہ سجدے میں گر جائے گا)۔ لیکن جو شخص اپنی جان بچانے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے سجدہ کرتا تھا اس کی پیٹھ کو اللہ تعالیٰ ایک تختہ بنادے گا اور جب وہ سجدہ کرنا چاہے گا تو گر پڑے گا۔“ (مسلم)

تسبیحات سے آخرت کا بچاؤ

یسیرہؓ جو مہاجرہ خاتون تھیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسُ کہنا اپنے اوپر لازم کرلو اور انگلیوں پر گنا کرو کیونکہ (قیامت کے دن) وہ سوال کی جائیں گی اور بلوائی جائیں گی۔ یہ تسبیحات پڑھنے سے غافل نہ ہونا، ورنہ رحمت سے محروم رہ جاؤ گی۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

آسان حساب کی دعا

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی بعض نمازوں میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ”اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَسِیْرًا“ یعنی ”اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا۔“ میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے نبی ﷺ! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آسان حساب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے نامۂ اعمال کو دیکھے اور اسے نظرانداز کردے اور

جس کے نامۂ اعمال پر اس روز بحث شروع ہوگئی تو اے عائشہ وہ تو ہلاک ہوگیا۔" (احمد)

دنیا کی مشکلات کا بہترین اجر ملے گا

جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے روز مصائب و آلام کا ثواب دیکھ کر آرام وسکون میں زندگی بسر کرنے والے خواہش کریں گے کہ اے کاش! دنیا میں ان کی کھالیں قینچی سے کاٹ دی جاتیں۔" (ترمذی)

آخرت کی تیاری

براءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے۔ حضور ﷺ قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور رونے لگے۔ یہاں تک کہ (آپ ﷺ کے آنسوؤں سے) مٹی گیلی ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے بھائیو! اس دن کے لئے تیاری کرو۔" (ابن ماجہ)

فکرِ آخرت کامیابی کی ضامن

عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جس شخص نے تمام فکروں کو چھوڑ کر ایک ہی فکر لگائی یعنی آخرت کی فکر تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی فکروں کے معاملے میں اس کے لئے کافی ہو جائے گا اور جسے طرح طرح کی دنیاوی فکروں نے پریشان رکھا (اور آخرت کی فکر کو بھولا رہا) تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔" (ابن ماجہ)

موت کی سختی

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سے اللہ نے انسان کو پیدا کیا تب سے اس پر موت سے زیادہ سخت وقت کوئی نہیں آیا اور پھر موت کے بعد مراحل موت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ بے شک لوگ حشر کے دن کی سختی سے دوچار ہونے والے ہیں، جس سے پسینہ کی لگام آتی ہوگی (پسینہ اس قدر بہہ رہا ہوگا) اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ چلنے لگیں۔'' (طبرانی)

قیامت کے دن موت ذبح کردی جائے گی

Al-Ilm Institute Publication

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز موت ایک مینڈھے کی شکل میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑی کی جائے گی اور اسے ذبح کیا جائے گا۔ جنتی اور جہنمی لوگ اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ اگر خوشی سے مرنا ہوتا تو جنتی خوشی سے مرجاتے اور غم سے مرنا ہوتا تو جہنمی غم سے مرجاتے۔'' (ترمذی)

اطاعتِ رسول اللہ ﷺ کا انعام

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا (وہ جنت میں داخل نہ ہوگا)۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! کس نے انکار کیا؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔'' (بخاری)

اللہ کی رحمت

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ" اگر کافر کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو وہ جنت سے کبھی مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کیا کیا عذاب ہیں تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔" (بخاری)

اچھے اخلاق

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے زیادہ عزیز اور قیامت کے روز میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ مغضوب اور قیامت کے روز مجھ سے دور وہ ہوں گے جو زیادہ باتونی، بڑ ہانکنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔" (ترمذی)

Al-Ilm Institute Publication

پلِ صراط پر کیا ہوگا؟

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ" (قیامت کے روز پلِ صراط عبور کرنے کے لئے) ہر انسان کو خواہ مومن ہو یا منافق، نور دیا جائے گا اور سارے لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوں گے۔ جہنم کے پل پر کنڈے اور کانٹے ہوں گے وہ کنڈے اور کانٹے لوگوں کو پکڑ لیں گے جنہیں اللہ چاہے گا۔ منافقوں کا نور (راستے میں ہی) بجھ جائے گا اور اہلِ ایمان (اپنے نور کی روشنی میں) پل عبور کرلیں گے۔" (مسلم)

مومنوں کیلئے سبق

عائشہؓ کہتی ہیں کہ ”مجھے آگ یاد آئی تو میں رونے لگی۔“ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ”کیوں رو رہی ہو؟“ میں نے عرض کیا: ”مجھے آگ یاد آئی تو میں رونے لگی۔ کیا آپ ﷺ قیامت کے روز اپنے اہل وعیال کو بھی یاد رکھیں گے (یا نہیں)؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تین جگہیں تو ایسی (مشکل) ہیں جہاں کوئی کسی دوسرے کو یاد نہیں رکھے گا۔ (۱) میزان کے پاس حتیٰ کہ آدمی کو پتہ چل جائے کہ اس (کے اعمال) کا وزن ہلکا رہا یا بوجھل۔ (۲) نامۂ اعمال وصول ہونے کی جگہ پر حتیٰ کہ آدمی کو معلوم ہو جائے کہ آدمی کو اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں میں یا پیٹھ پیچھے۔ (۳) پلِ صراط کے پاس، جب وہ جہنم کے اوپر رکھا جائے گا حتیٰ کہ آدمی اسے عبور کرلے۔“ (ابوداؤد)

Al-Ilm Institute Publication

قرآن! باعثِ شفاعت

جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قرآن کریم ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے تو اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔“ (ابن حبان)

نیک عمل نہ کرنے والوں کا آخرت میں انجام

(احادیث کی روشنی میں)

کافروں کے ڈھیروں نیک اعمال کا آخرت میں کوئی وزن نہ ہوگا

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے روز ایک بڑا اور موٹا آدمی آئے گا اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ قرآن مجید کی آیت پڑھو (اور غور کرو) ”کافروں کو قیامت کے روز ہم کوئی وزن نہیں دیں گے۔“ (سورۃ الکھف : 105)
(مسلم)

Al-Ilm Institute Publication

ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ”کافر تہامہ پہاڑ کے برابر (نیک اعمال) لے کر آئے گا لیکن ان کا کچھ بھی وزن نہ ہوگا۔“ (قرطبی)

کون سے اعمال آخرت میں اللہ سے دور کردیں گے

ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ قیامت کے روز نہ کلام کرے گا، نہ ان کی طرف نظرِ کرم کرے گا، نہ انہیں (گناہوں) سے پاک کرے گا اور ان کے لئے عذابِ الیم ہے۔ (۱) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا۔ (۲) احسان کرنے کے بعد جتلانے والا۔ (۳) جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔“ (مسلم)

اللہ کن سے کلام نہ کرے گا

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ تو کلام کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔'' ابومعاویہؓ نے اضافہ کیا: ''اور نہ ان کی طرف نظرِ کرم فرمائے گا اور ان کے لئے عذابِ الیم ہوگا۔ (۱) بوڑھا زانی۔ (۲) جھوٹا بادشاہ۔ (۳) متکبر فقیر۔'' (مسلم)

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے روز اللہ جہنمیوں میں سے سب سے کمتر عذاب والے آدمی سے پوچھیں گے: ''اگر تمہارے پاس ساری زمین کی دولت ہوتو جہنم سے نجات پانے کے لئے اسے فدیہ میں دے دو گے؟'' وہ عرض کرے گا: ''ہاں یااللہ! دے دوں گا۔'' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''میں نے (دنیا میں) تجھ سے زمین برابر دولت خرچ کرنے کی نسبت کہیں زیادہ آسان بات کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدمؑ کی پشت پر تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے انکار کیا۔'' (بخاری)

Al-Ilm Institute Publication

قرآن پڑھ کر بھلا دینے والا آخرت میں خالی ہاتھ ہوگا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھ کر بھلا دے وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے خالی ہاتھ ہوکر ملے گا۔'' (ابوداؤد)

ظلم کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی شخص نے دوسرے شخص پر ظلم کر رکھا ہے، چاہے وہ

جانی ہو یا مالی ظلم ہو، آج وہ اس سے معافی مانگ لے یا سونا چاندی دے کر اس دن کے آنے سے پہلے حساب صاف کر لے جس دن نہ درہم ہوگا اور نہ دینار ہوگا، نہ ہی سونا چاندی (اور یہ سب ہوتا بھی تو) کچھ کام نہ آئے گا۔" (بخاری)

آخرت میں صرف اعمال ساتھی ہوں گے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر شخص سے اس طرح سے محاسبہ ہوگا کہ اللہ اور اس کے بندے کے درمیان کوئی وکالت اور ترجمانی کرنے والا نہ ہوگا۔ وہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اس کو اپنے اعمال کے سوا کوئی اور نظر نہ آئے گا۔ پھر بائیں طرف دیکھے گا تو ادھر بھی سوائے اپنے ان اعمال کے کسی اور کو نہ پائے گا۔ پھر وہ آگے نظر ڈالے گا تو جہنم کو اپنے سامنے موجود پائے گا۔ تو اے لوگو! آگ سے بچنے کی فکر کرو، خواہ کھجور کا آدھا حصّہ ہی تمہارے پاس ہو۔ اس کو ہی (صدقہ میں) دے کر۔" (بخاری و مسلم)

Al-Ilm Institute Publication

جانور مٹی ہو جائیں گے

عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے روز زمین کو کھینچ کر ہموار کر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ ساری مخلوق، انسان، جن، چوپائے اور وحشی جانور سب کو اکھٹا کریں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ جانوروں کو ایک دوسرے سے بدلہ دلوائیں گے حتیٰ کہ اگر کسی سینگ والی بکری نے بغیر سینگ والی بکری کو مارا ہوگا تو اس کا بدلہ بھی دلوایا جائے گا۔ جب اللہ سبحانہٗ تعالیٰ جانوروں کے قصاص سے فارغ ہو جائیں گے تو انہیں حکم دیں گے کہ اب مٹی ہو جاؤ۔ اس وقت کافر لوگ انہیں دیکھ کر تمنا کریں گے کہ "کاش! ہم بھی مٹی ہوتے۔" (حاکم)

قطع رحمی کا انجام

محمد بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (ترمذی)

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (نسائی)

بدزبانی

حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدزبان اور بدمزاج آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔'' (ابوداؤد)

Al-Ilm Institute Publication

متکبر کا انجام

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' (مسلم)

منافقت کا انجام

عمارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی دنیا میں دوغلی باتیں ہوں قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔'' (ابوداؤد)

دکھاوے کا عمل آخرت میں رسوا کرے گا

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بندہ دنیا میں شہرت اور دکھلانے کے لئے کوئی نیک عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بات کو تمام مخلوق کے سامنے شہرت دیں گے (کہ اس شخص نے نیک اعمال لوگوں کو دکھلانے کے لئے کئے تھے جس کی وجہ سے اس کی رسوائی ہوگی)۔'' (طبرانی)

جتنے برے اعمال اتنا برا انجام

مقدادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے گویا صرف ایک میل کی مسافت کے بقدر رہ جائے گا اور (اس کی گرمی سے) لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ہوں گے۔ یعنی جس کے اعمال جتنے برے ہوں گے اسی قدر اس کو پسینہ زیادہ آئے گا۔ بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک ہوگا اور بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کی کمر تک ہوگا اور بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا (کہ ان کا پسینہ یہاں تک پہنچ رہا ہوگا)۔'' (مسلم)

Al-Ilm Institute Publication

نیک اعمال کرنے والوں کیلئے آخرت کی خوشخبریاں

(احادیث کی روشنی میں)

قرآن پڑھنے والے کا اعلیٰ مقام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کی تعلیم پر عمل کیا تو اسکے ماں باپ کو قیامت کے دن ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جسکی روشنی سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی۔ پھر اس شخص کے مرتبے کا کیا ٹھکانہ ہوگا جس نے خود قرآن پر عمل کیا ہوگا۔“ (ابوداؤد)

روزہ اور قرآن باعثِ شفاعت

Al-Ilm Institute Publication

عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ اور قرآن بھی قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: ”اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔“ قرآن کہے گا: ”اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔“ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔“ (احمد وطبرانی)

قیامت میں صاحبِ قرآن کی تواضع

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”صاحبِ قرآن قیامت کے

دن (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) آئے گا تو قرآن شریف اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا کہ ''اس کو جوڑا عطا فرمائیں۔'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ پھر درخواست کرے گا کہ ''اے میرے رب! اور پہنایئے۔'' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکرام کا پورا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ درخواست کرے گا کہ ''اے میرے رب! اس شخص سے راضی ہو جایئے۔'' تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا کہ ''قرآن شریف پڑھتا جا اور جنت کے درجوں پر چڑھتا جا'' اور (اس کے لئے) ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی بڑھا دی جائے گی یعنی ایک درجہ بڑھا دیا جائے گا۔'' (ترمذی)

اللہ کے لئے باہم محبت کرنے والے

حدیثِ قدسی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دریافت فرمائے گا کہ ''میری عظمت و جلال کے لئے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (مسلم)

Al-Huda Institute Publication

اللہ کا سودا جنت ہے

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ڈرتا ہے وہ شروع رات میں چل دیتا ہے اور جو شروع رات میں چل دیتا ہے وہ عافیت سے اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ یاد رکھو! اللہ کا سودا سستا نہیں بہت مہنگا ہے، بہت قیمتی ہے۔ یاد رکھو! اللہ کا وہ سودا جنت ہے۔'' (ترمذی)

قیامت میں کونسی آنکھ رونے سے محفوظ ہوگی

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر آنکھ روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو کسی حرام چیز پر نگاہ ڈالنے سے محفوظ رہی اور سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی راہ میں جاگی ہو (یعنی جہاد پر پہرہ دینے والی آنکھ)، اور وہ آنکھ بھی قیامت کے دن نہیں روئے گی جس سے دنیا میں اللہ کے ڈر سے مکھی کے سر جتنا بھی آنسو نکلا ہو۔'' (حاکم)

جہاد فی سبیل اللہ کا اجر

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا ہے وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہی ہوگا لیکن اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی۔''

(بخاری)

Al-Ilm Institute Publication

مُحرم کا بلند درجہ

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) ایک آدمی حالتِ احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس کی اونٹنی نے (اسے گرا کر) اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور (احرام کے) دونوں کپڑوں میں اسے کفن دو، اسے خوشبو نہ لگاؤ، نہ ہی اس کا سر ڈھانپو، یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔'' (مسلم)

کون لوگ اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں گے

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ (اپنے عرش کا) سایہ مہیا کرے گا جب اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ (۱) انصاف کرنے والا حکمران۔(۲) وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاردی۔ (۳) وہ شخص جس کا دل ہروقت مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔(۴) وہ دو آدمی جنہوں نے خالص اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کی، اس محبت پر اکٹھے ہوئے اور اُس محبت پر الگ ہوئے۔ (۵) وہ مرد جسے اونچے خاندان اور حسین وجمیل عورت نے دعوتِ گناہ دی لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔(۶) وہ مرد جس نے اس طرح خفیہ طریقے سے صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے صدقہ کیا ہے۔(۷) وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو بہہ نکلے۔“ (بخاری)

Al-Ilm Institute Publication

تنگدست کو مہلت دینے کا اجر

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو تنگدست مقروض کو مہلت دے یا اس کے قرض میں سے کچھ چھوڑ دے۔ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا اور اس دن اللہ کے عرش کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔“ (ترمذی)

وضو باعث پہچان

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت کے لوگ قیامت کے روز وضو کے نشانوں سے پہچانے جائیں گے۔ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں،

ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں گے۔ تم میں سے جو شخص سفیدی بڑھانا چاہتا ہے بڑھا لے۔"

(بخاری)

اذان دینے کا اجر

معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذان دینے والے لوگ قیامت کے روز سب سے اونچی گردنوں والے ہوں گے۔" (ابن ماجہ)

غصّہ ضبط کرنے کا انجام

معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر تھا لیکن (انتقام نہ لیا) غصہ پی گیا (قیامت کے دن) اللہ اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حور عین منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہے نکاح کر لے۔"

(احمد)

حشر کا دن مومنوں کے لئے ایک گھڑی برابر ہوگا

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! "قیامت کے روز مومن کہاں ہوں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے۔ اہلِ ایمان کے لئے حشر کا (طویل) دن ایک گھڑی کے برابر ہوگا۔" (طبرانی وابن حبان)

Al-Ilm Institute Publication

اُس روز کی حسرت

معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہلِ جنت کو کسی چیز پر اتنی حسرت نہیں ہوگی جتنی اس لمحے پر جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے بغیر گزر گیا۔'' (طبرانی)

بابِ ایمن

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی سفارش کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ''اے محمد ﷺ! اپنی امت کے ان لوگوں کو بابِ ایمن سے جنت میں داخل کرو جن پر کوئی حساب کتاب نہیں ہے اور وہ جنت کے دوسرے دروازوں میں سے داخل ہونے والے لوگوں کے ساتھ بھی شریک ہیں۔'' (مسلم)

Al-Ilm Institute Publication

پچاس ہزار سال

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی سورت المطففین کی آیت کی تشریح میں فرمایا: ''نصف یوم کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے اور یہ مدت مومن کے لئے بڑی معمولی ہوگی۔ سورج ڈھلنے سے لے کر غروب ہونے تک۔'' (ابویعلیٰ وابن حبان)

اللہ کا دیدار

صہیبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: ''تمہیں کوئی اور چیز چاہیے؟'' وہ عرض کریں گے کہ ''یا اللہ! کیا تو نے ہمارے چہرے روشن نہیں کیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟

کیا تو نے ہمیں آگ سے نجات نہیں دلائی؟ (اور ہمیں کیا چاہئے؟)'' پھر اچانک جنتیوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل پردہ اٹھ جائے گا اور جنتیوں کو اپنے رب کی طرف دیکھنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب لگے گا جو جنت میں دی گئی ہوگی۔'' (مسلم)

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ

عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی کثرت سے سلام کیا کرو)، (لوگوں کو) کھانا کھلاؤ اور جب (دوسرے) لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو۔ (ان اعمال کے نتیجے میں) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوگے۔'' (ترمذی)

مومن کی روح جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے

Al-Ilm Institute Publication

عبدالرحمٰن بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تھے کہ ''آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی روح (مرنے کے بعد) جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے یہاں تک کہ جس روز مردے اٹھائے جائیں گے اس روز وہ روح اپنے جسم میں لوٹا دی جائے گی۔'' (ابن ماجہ)

عزت واحترام والے

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اعلان فرمائیں گے کہ ''آج قیامت کے میدان میں جمع ہونے والوں کو معلوم ہو جائے گا کہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟'' عرض کیا گیا: ''یارسول اللہ ﷺ! یہ عزت و احترام والے کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''مساجد میں ذکر کی مجالس (والے)۔'' (احمد)

استغفار کی اہمیت و فضیلت

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رات بھر اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تا کہ دن کا گناہگار رات کو توبہ کر لے اور دن بھر اپنی رحمت کا ہاتھ بڑھائے رکھتے ہیں تا کہ رات کا گناہگار دن میں توبہ کر لے (اور یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے۔'' (مسلم)

سید الاستغفار

شداد بن اوسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے افضل استغفار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْٓءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں، اپنی طاقت کے مطابق۔ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے اس چیز کے شر سے جس کا ارتکاب میں نے کیا۔ میں اقرار کرتا ہوں تیرے سامنے تیرے انعام کا جو مجھ پر ہوا اور میں اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا لہٰذا تو مجھے معاف کر دے۔ بے شک نہیں معاف کر سکتا گناہوں کو مگر تو ہی۔''

Al-Ilm Institute Publication

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہوگیا تو وہ بھی جنتی ہے۔'' (بخاری)

جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یوں کہو!

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَ رَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ۔

ترجمہ: ''یا اللہ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔''

پھر اس شخص نے دعا کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اس کو دہراؤ۔'' اس نے دہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''پھر دہراؤ۔'' اس نے پھر دہرایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ، اللہ نے تمہیں بخش دیا۔'' (حاکم)

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

ترجمہ: ''اے میرے رب! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔'' (ابن ماجہ)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

ترجمہ: ''میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس اللہ سے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اس کے، وہ زندہ وجاوید ہے اور پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اور اس کے حضور میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد)

Al-Ilm Institute Publication

✿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَ اِسْرَافِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ هَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَ كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔

ترجمہ: ”اے اللہ! تو میری خطاؤں سے درگزر فرما اور میری نادانی سے بھی اور جن معاملات میں مجھ سے حد سے تجاوز ہو گیا ہو اور وہ گناہ بھی معاف فرما دے جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔

اے اللہ! میری مغفرت فرما اس بات سے جس کو میں نے ارادے اور سنجیدگی سے کیا اور اس سے بھی جس کو ہنسی اور دل لگی میں کیا اور ان کاموں سے بھی جنہیں میں نے بھول چوک میں کیا اور ان سے بھی جنہیں میں نے دانستہ طور پر کیا، یہ سب عیب مجھ میں موجود ہیں۔“ (بخاری)

✿ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو یقیناً ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

(سورۃ الاعراف: 23)

✿ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔“ (سورۃ آل عمران: 16)

✿ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○

ترجمہ: ”اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ فرما۔ ہمیں وہ کچھ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ کیا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، بے شک تو ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“

(سورۃ آل عمران: 193-194)

Al-Ilm Institute Publication

آخرت میں رسوائی سے بچنے
اور اچھے انجام کے لئے معاون مسنون دعائیں

❁ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

ترجمہ: ''اے اللہ! تو مجھ سے آسان حساب لے۔'' (حاکم)

❁ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْیَآءِ اِلَیَّ وَاجْعَلْ خَشْیَتَكَ اَخْوَفَ الْاَشْیَآءِ عِنْدِیْ وَاقْطَعْ عَنِّیْ حَاجَاتِ الدُّنْیَا بِالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآئِكَ وَاِذَا اَقْرَرْتَ اَعْیُنَ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَاهُمْ فَاقْرِرْ عَیْنِیْ مِنْ عِبَادَتِكَ۔

Al-Ilm Institute Publication

ترجمہ: ''اے اللہ! اپنی محبت کو ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب بنادے جو میرے پاس ہیں اور اپنے خوف کو ان تمام چیزوں کے خوف سے زیادہ کردے جو میرے پاس ہیں اور تو میری دنیاوی ضروریات کم کر کے اپنی ملاقات کا شوق بڑھادے اور جہاں تو نے دنیاداروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کی دنیا میں رکھ دی ہے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اپنی عبادت میں رکھ دے۔''

(کنز العمال)

❁ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ۔

ترجمہ: ''اے دلوں کے پلٹنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمادے۔'' (ترمذی)

❁ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ

خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے دین کو میرے لئے درست کردے جو میرے کام کی حفاظت کرنے والا ہے، میری دنیا کی اصلاح کردے جس میں میرا معاش ہے اور میری آخرت سنوار دے جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر طرح کی بھلائیوں میں اضافے کا سبب اور میری موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب بنادے۔'' (مسلم)

❁ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا۔

ترجمہ: ''اے اللہ! بے شک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے جنت کا اور ہر اس قول کا یا عمل کا جو اس کے قریب کردے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آگ سے اور ہر اس قول یا عمل سے جو اس کے قریب کردے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ تو تقدیر کے ہر فیصلے میں میرے لئے خیر و بھلائی رکھ دے۔'' (حاکم)

Al-Ilm Institute Publication

❁ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں اسلام ہی کی حالت میں موت دے۔''

(سورۃ الاعراف: 126)

❁ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۝

ترجمہ: ''اے میرے رب! تو میرے لئے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنادے۔''

(سورۃ التحریم: 11)

قیامت کے دن حسرتوں سے بچنے کا ایک حل

حُبِّ دنیا کو دل سے نکالنے، قیامت میں حسرتوں سے بچنے اور آخرت کی فکر دل میں پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ چوبیس گھنٹوں میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر اپنا محاسبہ کیجئے اور سوچئے کہ ہم کتنے غفلت میں دن رات گزار رہے ہیں، مرنے سے غافل ہیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے سے غافل ہیں، حساب و کتاب سے غافل ہیں، جزا و سزا سے غافل ہیں، آخرت سے غافل ہیں۔ مگر ایک دن تو مرنا ہے، کس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے میری پیشی ہوگی؟ کیا سوال ہوں گے اور مجھے کیا جواب دینا ہوگا؟ علماء حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی روزانہ محاسبۂ نفس کرے تو چند ہی ہفتوں میں انشاء اللہ وہ یہ محسوس کرے گا کہ دنیا کی محبت دل سے نکل رہی ہے اور آخرت یعنی اللہ کے پاس واپسی کا احساس اجاگر ہو رہا ہے۔

Al-Ilm Institute Publication

تو پھر سوچنے میں وقت ضائع نہ کیجیے

اٹھیئے اور قرآن سمجھ کر پڑھ کے اپنا تزکیہ اور اصلاح کر کے نیک اعمال شروع کر دیجیے

کیونکہ، آپ کے پاس اب بھی وقت ہے!

اللہ تیرا شکر ہے! میرے پاس اب بھی وقت ہے

(ایک تصور)

کچھ ہوش اور کچھ نیند کے درمیان کا عالم ہے۔ میں اپنے آپ کو ایک کمرے میں پاتی ہوں۔ اس کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی خاص بات نہیں کہ وہاں ایک دیوار کے ساتھ بہت سی فائلز Indexcards کے ساتھ موجود ہیں۔ یہ کمرہ ایک لائبریری کی طرح تھا کہ جس طرح Alphabetical Order میں کتابوں کے نام یا ان کے مصنفین کے نام موجود ہوتے ہیں۔ لیکن ان فائلز کی نوعیت کچھ فرق سی محسوس ہوتی تھی جو کہ فرش سے چھت تک بھری ہوئی تھیں اور ان سب کے عنوانات مختلف تھے۔ میں فائلز کے نزدیک ہوئی تو سب سے پہلے جس فائل نے میری توجہ اپنی طرف مبذول کی اس کا عنوان تھا ''لوگ جنہیں میں نے پسند کیا'' میں نے اس فائل کو کھول کر کارڈز پلٹنے شروع کئے مگر میں نے اسے جلد ہی بند کر دیا اور پھر مجھے کسی کے بتائے بغیر علم ہو گیا کہ میں کہاں ہوں۔ یہ بے جان کمرہ جو فائل کا ایک انبار لئے ہوئے تھا اس کا کیٹلاگ سسٹم تو دراصل میری زندگی کی کہانی تھا۔ یہاں میرے ہر ہر لمحے کا حساب لکھا ہوا تھا، خواہ وہ چھوٹا تھا یا بڑا، اتنا تفصیلی کہ میری یادداشت بھی کام نہ کرتی تھی۔

حیرت و تجسس کے احساسات کے ساتھ ایک ڈر کی کیفیت میں میں نے ان فائلز کو کھولنا شروع کیا۔ ان کے مندرجات کا جائزہ لینا شروع کیا۔ کچھ اچھی یادیں اور کچھ خوشی کی گھڑیاں یاد آئیں جبکہ کچھ چیزوں سے مجھے اس قدر ندامت اور شرم محسوس ہوئی کہ میں نے اردگرد دیکھا کہ کوئی مجھے دیکھ تو نہیں رہا۔

Al-Ilm Institute Publication

ایک فائل پر لکھا ہوا تھا ''وہ دوست جن کو میں نے دھوکہ دیا'' اور عنوانات کچھ اس نوعیت کے تھے ''وہ کتابیں جو میں نے پڑھیں''، ''وہ جھوٹ جو میں نے بولے''، ''آرام جو میں نے کسی کو دیا''، ''وہ لطیفے جن پر میں ہنسی'' یہ تمام چیزیں مجھے محسوس ہو رہی تھیں۔

دوسرے عنوانات ایسے تھے جن پر میں ہنس نہ سکی۔ مثلاً ''ایسے کام جو مجھ سے غصّے کی حالت میں سرزد ہوئے''، ''وہ باتیں جن پر میں بہن بھائیوں پر چلائی''، ''وہ لمحات جب میں والدین پر زیرِلب بڑبڑائی'' ان چیزوں کو دیکھ کر میری حیرانگی اور شرمندگی بڑھتی گئی۔

میری امید کے خلاف وہاں اور بھی بہت سے کارڈز تھے اور کسی خاص عنوان کے تحت میری امیدوں کے خلاف بہت کم بھی تھے۔ میں ان محسوسات سے اس وقت مغلوب تھی۔ کیا یہ ممکن تھا کہ میں اپنی 30 سالہ زندگی میں اتنے ہزاروں بلکہ لاکھوں کارڈز کی تحریر کا سبب بنی؟ لیکن ہر کارڈ نے اس خدشے کو سچا کر دکھایا۔ ہر کارڈ نہ صرف میری اپنی تحریر تھا بلکہ ہر ایک پر میرے اپنے دستخط ثبت تھے۔

جب میں نے فائل کھولی۔ جس کا عنوان تھا ''وہ گانے جو میں نے سنے'' تو وہ بے انتہا ضخیم تھی۔ تمام کارڈز انتہائی مضبوطی سے Pack تھے اور یہ فہرست 2 سے 3 گز طویل تھی اور اس فہرست کا کوئی کنارہ نہ تھا۔ میں نے اس کو بند کر دیا۔ شرمندگی کا ایک احساس تھا اور یہ شرمندگی اس طویل وقت کے خیال سے بڑھ رہی تھی جو میں نے اس لغو مصروفیت میں ضائع کر دیا۔

جب میں نے ایک اور فائل ''نفسانی شہوت بھری سوچیں'' کھولی تو میں نے اپنے جسم میں ایک سرد لہر محسوس کی۔ میں نے ڈرتے ڈرتے فائل اپنی طرف ایک انچ سرکائی۔ میں اس کا سائز نہیں جاننا چاہتی تھی اور اس میں سے ایک کارڈ نکال لیا۔ میں اس کے طویل مندرجات دیکھ کر پانی پانی ہو گئی۔ میں یہ سوچ کر کہ کیا ایسے لمحات بھی ریکارڈ ہو گئے ہیں لرز کر رہ گئی۔ ایک حیوانی سوچ نے گویا مجھ کو مغلوب کر دیا۔ کسی کو یہ کارڈز نہیں دیکھنے چاہئیں، کسی کو یہ کمرہ بھی معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ مجھے یہ سب کچھ تباہ کرنا ہے۔ ایک مجنونانہ وحشت سے میں نے فائل کو کھینچنا شروع

Al-Ilm Institute Publication

کر دیا۔ اب اس کے سائز کی مجھے فکر نہ تھی۔ مجھے یہ فائلز خالی کر کے کارڈز جلانے تھے۔ لیکن جب میں نے اس کو کھول کر کارڈز فرش پر پھینکنے چاہے تو مجھے احساس ہوا کہ میں تو ایک کارڈ کو بھی اس کی جگہ سے نہیں ہلا سکتی۔ میں نے مایوسی کے عالم میں ایک کارڈ کھینچا اور اس کو پھاڑنا چاہا تو اس کو لوہے کی طرح سخت پایا۔ شکست خوردہ اور مایوس حالت میں میں نے فائل کو اس کی جگہ واپس رکھ دیا اور اپنے ماتھے کو دیوار پر ٹیک کر ٹھنڈی سانس لی۔ ایک اور عنوان ''وہ لوگ جنہیں میں نے اللہ کے بارے میں پڑھایا'' اس کا دستہ باقی تمام سے زیادہ روشن اور چمکدار تھا، بالکل نیا لگتا تھا جیسے استعمال ہی نہیں ہوا۔ میں نے اس کا ہینڈل کھینچا، چھوٹا سا ڈبہ کوئی تین انچ سے زیادہ بڑا نہ ہوگا میرے ہاتھوں میں آ گرا۔ یہ مٹھی بھر کارڈز میں گن سکتی تھی۔

اس کے بعد میرے آنسو رواں ہوگئے اور میں نے رونا شروع کر دیا۔ سسکیاں اس قدر گہری تھیں کہ میں پوری کی پوری ہل گئی۔ میں اپنے گھٹنوں پر گر پڑی اور روتی رہی۔ میں شرمندگی کے مارے رو رہی تھی۔ اس تمام کی ناقابل برداشت ندامت۔

خانوں میں پڑی ہوئی فائلوں کی لائنیں میری آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگیں۔ میں سوچنے لگی کہ کسی کو بھی، کبھی بھی اس کمرے کے بارے میں پتہ نہیں چلنا چاہئے۔ مجھے اس کو بند کر کے چابی کہیں چھپا دینی چاہئے۔

...یٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ...O

(سورۃ الکھف : 49)

ترجمہ: ''ہائے ہماری کمبختی! یہ کیسی کتاب ہے کہ ہماری کوئی چھوٹی، بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ کی گئی ہو۔''

آپ بھی سوچئے کہ میرا اعمال نامہ کیسا ہوگا؟

Al-Ilm Institute Publication

LAST BREATH

From those around I hear a cry
Oh God oh God my eyes are blind!

From those around I hear a cry
A muffled sob, a hopeless sigh
I hear their footsteps leaving slow
And then I know my soul must fly!

A chilly wind begins to blow
Within my soul, from head to toe
And then, last breath escapes my lips
It's time to leave, and I must go!

So, it is true (but it's too late)
They said:" each soul has its given date"
When it must leave its body's core
And meet with its eternal fate!

Oh! Mark the words that I do say
Who knows tomorrow could be your day
At last! It comes to heaven or hell
Decide which now do not delay!

Al-Ilm Institute Publication

Come on my brother let us pray!
Decide which now do not delay.
My eyes are blind! Am I still me
Or has my soul been led astray
And forced to pay priceless fee !

Alas! to dust we all return
Some shall rejoice while other burn
If only I know that before
The line grew short and came my turn!

And now, as beneath the sod
They lay me (with my record flawed)
They cry, not knowing I cry worse
For, they go home
I face my God!

Oh! mark the words that I do say
Who knows? Tomorrow could be your day
At last, it comes to heaven or hell
Decide which now do not delay!

Come on my brothers let us pray!
Decide which now do not delay!

Al-Ilm Institute Publication

ادارہ 'العلم' قرآن کریم اور سنّت کی تعلیم بچّوں، لڑکیوں اور خواتین تک پہنچانے کیلئے مندرجہ ذیل کورسز کا اہتمام کرتا ہے۔

مقصد: قرآن ہر دل میں، ہر ہاتھ میں، ہر گھر میں، ہر سطح پر

بنیاد :	اردو میں 18 ماہ پر مشتمل قرآن سرٹیفکٹ کورس
دن: پیر سے جمعرات	اوقات: 9:00 am سے 12:45 pm

رمضان پروگرام: ماہِ رمضان میں دورۂ قرآن کا اہتمام

رابطے کیلئے: 0300-8202473, 0300-2125144

فہم القرآن :	اردو میں تفسیر القرآن اور دیگر فہم دین مضامین پر مشتمل کورس
دن: جمعہ اور ہفتہ	اوقات: 3:15 pm سے 6:00 pm

رابطے کیلئے: 0300-2125144, 021-35846958

مکتب :	بچّوں کیلئے تجوید و قرآنی تعلیم و تربیت کا مدرسہ
دن: پیر سے بدھ	اوقات: 3:30 pm سے 5:00 pm

تعمیر :	اردو میں منتخب نصاب، تجوید اور گرامر کا ایڈوانس کورس
دن: منگل اور بدھ	اوقات: 9:30 am سے 12:30 pm

Quest: Weekly Islamic education programme (English)	
Timings: 3:00pm to 6:00pm	Day: Thursday

Perceptions: Weekly interactive Islamic workshops for girls (English)	
Timings: 3:30pm to 5:30pm	Day: Friday

زیر نگرانی - ہما نجم الحسن

مزید معلومات کیلئے پتہ:

12-C, 21st Commercial Street, DHA Phase II Ext. Karachi.

Contact no.: 021-35318553, 021-35318554, 021-35882073

Al-Ilm Institute Publication

Al-Ilm Institute Publication

تعلیم بذریعہ قرآن و سنت

(REVISED EDITION)

35882073 0300-2125144
www.al-ilm.com
35318554 0331-2845902